زری پالیسی کمیٹی کے 24 جنوری 2022ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئرمین اور گورنر بینک دولت پاکستان
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سیّد	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (پی پی آر جی)
جناب علی جمیل	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حامد مختار	بیرونی رکن
جناب ہارون الرحمٰن	کمیٹی کے سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 22ء کے امکانات

1۔ کمیٹی کو 14 دسمبر 2021ء کے زری پالیسی کے گذشتہ فیصلے کے بعد اہم معاشی اشاریوں میں ہونے والی پیش رفت کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات سے آگاہ کیا گیا۔

2۔ حقیقی شعبے کا جائزہ پیش کرتے ہوئے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا کہ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی میٹنگ کے بعد سے طلب اور رسد کے اہم اظہاریوں نے اعتدال کا مظاہرہ کیا ہے۔ زیادہ تر شعبوں میں پیداوار اور فروخت بلند سطح پر مستحکم ہوئی ہے۔ بتایا گیا کہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں اکتوبر 2021ء میں کمی کے بعد نومبر 2021ء میں 0.3 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سست روی کا اہم سبب خام مال کی بلند قیمتیں اور رسدی زنجیر (supply chain) میں آنے والے تعطل ہیں۔ مزید بر آں، بلند اساسی اثرات نے بھی اپنا کردار ادا کیا کیونکہ مالی سال 21ء میں گنے کی کچل کاری نومبر 2021ء میں شروع کی گئی تھی، جبکہ رواں مالی سال اس میں تاخیر ہوئی اور اس کا اثر دسمبر 2021ء کے ڈیٹا میں ظاہر ہوگا۔

3۔ جہاں تک زراعت کا تعلق ہے تو ربیع کی فصلوں کی بوائی کے لیے خام مال کی صورت حال بڑی حد تک معاون رہے گی تاہم، کھاد کی قلت اور غیر متوقع موسمی حالات خطرات پیدا کرتے ہیں۔ یکم جنوری 2022ء تک کپاس کی 7.3 ملین گانٹھیں آچکی ہیں، جو توقع سے کم ہیں۔ نیز، پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے نیشنل انکم اکاؤنٹ میں حالیہ نظر ثانی پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا کہ جی ڈی پی کے عارضی تخمینوں پر نظر ثانی ایک باقاعدہ سرگرمی ہے۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ مالی سال 21ء کے نظر ثانی شدہ جی ڈی پی تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ مئی 2021ء میں جاری کردہ 3.9 فیصد کے سابقہ تخمینے کے مقابلے میں معیشت میں 5.4 فیصد نمو ہوئی۔ مزید بر آں، پاکستان دفتر شماریات کی طرف سے اساس کی تبدیلی (مالی سال 06-2005ء سے مالی سال 16-2015ء) اور اس کے علاوہ صنعتوں کے پہلے سے بہتر احاطے کی بنا پر حقیقی جی ڈی پی کی سطح میں اضافہ ہوا ہے اور مالی سال 21ء کی نمو 5.6 فیصد تک ہوگئی ہے۔ علاوہ ازیں، پاکستان دفتر شماریات کی طرف سے نیشنل انکم اکاؤنٹ کی اساس میں تبدیلی کے اثرات کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا، اسٹاف کی ابتدائی تشخیص سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 21ء میں ترقی کا بلند اساسی اثر مالی سال 22ء میں نمو کو میکانکی طور پر کم کر سکتا ہے۔ سرگرمی کے مذکورہ بالا

اظہاریوں میں اعتدال آنے سے مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو پہلے اعلان کردہ 4 سے 5 فیصد کی حد کے وسط میں آنے کی توقع ہے۔ مزید یہ کہ پیداواری فرق اور مہنگائی کے مجموعی تخمینوں پر اس کا کوئی ٹھوس اثر پڑنے کا امکان نہیں ہے۔

4۔ پاکستان کے بیرونی شعبے میں ہونے والی پیشرفت کی وضاحت کے دوران یہ نوٹ کیا گیا کہ برآمدات کی رفتار برقرار ہے، مالی سال 22 ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات تقریباً 25 فیصد اضافے سے 15.1 ارب امریکی ڈالر (پاکستان دفترِ شماریات کے ڈیٹا کے مطابق) کی ریکارڈ بلند سطح تک پہنچ گئیں۔ مالی سال 22 ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں اضافہ زیادہ تر بلند قدرِ اضافی (high value added) کی ٹیکسٹائل مصنوعات میں ہوا، جس کے بعد خوراک اور دیگر تیار اشیا کی برآمدات بڑھیں۔ تاہم، اس حوصلہ افزا پیش رفت کے اثر کو اسی عرصے کے دوران درآمدات میں سال بسال تقریباً 66 فیصد اضافے نے مکمل طور پر زائل کر دیا، درآمدات 40.6 ارب امریکی ڈالر (پاکستان دفترِ شماریات کے ڈیٹا کے مطابق) ہوئیں جس سے پہلی ششماہی کے دوران 25.5 ارب امریکی ڈالر کا تجارتی خسارہ ہوا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ رواں مالی سال اب تک درآمدات کو بلند سطح پر رکھنے کے اہم عوامل میں بلند بین الاقوامی قیمتیں، خاص طور پر تیل کی قیمتیں، اور زائد ملکی طلب کے علاوہ حکومت کی ویکسی نیشن مہم کے دوران ویکسین کی درآمد شامل ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات زر پر زری پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ رقوم کا بہاؤ خاصا بلند رہا ہے اور دسمبر 2021ء میں 2.5 ارب ڈالر کی ترسیلات ریکارڈ کی گئیں، نیز مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترسیلات سال بسال 11.3 فیصد بڑھ کر 15.8 ڈالر کی اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہیں۔ ایک اور مثبت پیش رفت بیرون ملک روانہ ہونے والے رجسٹرڈ ورکرز کی تعداد میں دسمبر 2021ء میں ریکارڈ اضافہ ہے۔ یہ تعداد اب اُس ماہانہ سطح کے قریب ہے جو کووڈ19 سے پہلے کے دوران دیکھی جا رہی تھی۔ اس سے قطع نظر، درآمدی بل کی وجہ سے کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ مالی سال 22 ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 9.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں کرنٹ اکاؤنٹ میں 1.2 ارب ڈالر کی فاضل رقم موجود تھی۔

5۔ کمیٹی کو مالی سال 22ء میں بیرونی شعبے کے منظرنامے سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر مالی سال کے بقیہ حصے میں اپنی رفتار برقرار رکھیں گے۔ تاہم، خطرات کا سبب کووڈ 19 کے بڑھتے ہوئے واقعات ہیں جو وائرس کی نئی قسم ''اومیکرون'' کا نتیجہ ہیں جس سے بیرون ملک اقتصادی سرگرمیوں میں خلل پڑ سکتا ہے۔ درآمد کے حوالے سے اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے متعدد زری اور ضوابطی اقدامات سے توقع ہے کہ ملکی طلب کم کریں گے اور آئندہ درآمدات کی نمو میں اعتدال آئے گا۔ ان اقدامات کے متوقع اثرات کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو جی ڈی پی کے 4 فیصد کے قریب رکھنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ تاہم، اگر تیل کی بلند عالمی قیمتیں برقرار رہیں اور طلب کو معتدل کرنے کے اقدامات کا مکمل اثر ظاہر ہونے میں توقع سے زیادہ وقت لگا تو درآمدی بل اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ دونوں بلند ہوسکتے ہیں۔ توقع ہے کہ مالی کھاتوں کی فاضل رقم کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو مکمل طور پر پورا کرے گی اور یہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں اضافہ کرے گی بشرطیکہ بجٹ میں تخمین کردہ کثیر جہتی رقوم بروقت مل جائیں اور منصوبے کے مطابق یورو بانڈز کا اجرا ہو جائے۔

6۔ زری مجموعوں میں حالیہ پیش رفت پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ زرِ وسیع (ایم ٹو) 19 نومبر سے 31 دسمبر مالی سال 22 ء کے دوران 5.5 فیصد کی قدرے تیز رفتار سے پھیلا۔ اثاثے کے پہلو سے ایم ٹو میں ساری توسیع خالص ملکی اثاثوں کی وجہ سے ہوئی جس کا سبب نجی شعبے کے قرضوں میں تیزی سے اضافہ اور کمرشل بینکوں سے حکومت کے زائد قرضے تھے۔ واجبات کے حوالے سے دسمبر 2021ء کے دوران بینک ڈپازٹس میں موسمی اضافہ ایم ٹو کی نمو کا بنیادی سبب تھا۔

7۔ مزید برآں، اسٹاف نے بتایا کہ نجی شعبے کے قرضوں میں دسمبر 2021ء میں نمایاں توسیع دیکھی گئی۔ اس کی وجہ خام مال کی قیمتیں بڑھنے کے سبب جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ تھا۔ ساتھ ساتھ، اسٹیٹ بینک کے عارضی اقتصادی ریلیف پروگرام (ٹرف) کے تحت رقوم کے اجرا کی وجہ سے معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا، جبکہ دسمبر میں مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں میں تیزی آئی کیونکہ بینکوں نے اسٹیٹ بینک کی طرف سے دیے گئے اہداف حاصل کرنے کی کوشش کی۔ واضح رہے کہ مالی سال 22ء میں 'ٹرف' کے تحت 137 ارب روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں اور مالی سال کی دوسری ششماہی میں مزید 167 ارب روپے کا اجرا متوقع ہے۔ تاہم، گذشتہ چند

مہینوں کے دوران گاڑیوں کے لیے قرضوں میں اضافہ نہیں ہوا جس سے محتاطیہ ضوابط کی سختی اور قرض لینے کی بلند لاگت ظاہر ہوتی ہے۔ مزید بتایا گیا کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی توسیع بنیادی طور پر جدولی بینکوں کے اپنے ذرائع سے ہوئی جبکہ پچھلے سال یہ توسیع اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیموں کی بنا پر ہوئی تھی۔ اس پیش رفت کی بنیاد پر نجی شعبے کے قرضوں کی نمو کا تخمینہ نظر ثانی کر کے بڑھا دیا گیا ہے۔

8۔ مالیاتی پیش رفت پر بحث کے دوران بتایا گیا کہ زیادہ ٹیکس آمدنی اور اخراجات میں اضافے کی روک تھام سے مالیاتی خسارہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 22ء میں جی ڈی پی کے 1.1 فیصد تک پہنچ گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں جی ڈی پی کا 1.7 فیصد تھا۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کی وصولی بڑھ کر 2,920 ارب روپے ہوگئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 32.5 فیصد زیادہ ہے۔ نومبر 2021ء سے پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی کی شرحوں میں 4 روپے فی لٹر اضافے کے ساتھ مالی سال 22ء کے بقیہ مہینوں میں غیر ٹیکس محصولات کی مزید وصولی متوقع ہے۔ علاوہ ازیں سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات جولائی تا نومبر مالی سال 22ء میں 209.5 ارب روپے تھے، جو گذشتہ سال کی اسی مدت سے 64 فیصد زیادہ ہے۔ نیز یہ بتایا گیا کہ فنانس ایکٹ (ضمنی)، 2022ء سے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا تقریباً 0.5 فیصد سے کم ہونے کی توقع ہے جو پہلے کی گئی پیش گوئی سے پست ہے۔ منصوبہ بند مالیاتی یکجائی سے زیادہ سامنے آنے والی اس پیش رفت سے توقع ہے کہ ملکی طلب اور مہنگائی کو معتدل کرنے میں مدد ملے گی، خاص طور پر مالی سال 23ء میں۔

9۔ مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفتوں پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) نومبر 2021ء میں 11.5 فیصد کے سال بسال اضافے کی نسبت دسمبر 2021ء میں بڑھ کر 12.3 فیصد تک پہنچ گئی۔ یہ بات بھی نوٹ کی گئی کہ قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دسمبر 2021ء میں 0.02 فیصد کی بڑی حد تک کم ہوئی، جو نومبر 2021ء میں 3.0 فیصد درج کی گئی ہے۔ تلف پذیر اشیا اور پولٹری کی قیمتوں میں موسمی کمی کے سبب غذائی مہنگائی پست رکھنے میں مدد ملی۔ مہنگائی کی بڑی وجہ توانائی کی قیمتوں میں اضافہ ہونا ہے۔ توانائی کی مہنگائی میں اضافہ ہو رہا ہے، جو دسمبر 2021ء میں بالترتیب 41.3 فیصد اور 34.0 فیصد (سال بسال) بڑھی۔ اس کے ساتھ ساتھ دسمبر میں شہری اور دیہی علاقوں میں قوزی مہنگائی بالترتیب 8.3 فیصد اور 8.9 فیصد (سال بسال) بڑھی۔ اس سے مضبوط ملکی طلب اور توانائی کی مہنگائی کے ثانوی دور کے اثرات اور دیگر اجناس کی عالمی قیمتوں کی عکاسی ہوتی ہے۔

10۔ اسٹاف نے مزید وضاحت کی کہ مہنگائی کے چکر - یعنی حقیقی اور رجحانی مہنگائی میں فرق - کے اسباب بجلی کے چارجز اور موٹر اینڈھن، مائع ہائیڈروکاربن، خوردنی تیل اور گھی کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ اسٹاف نے مزید وضاحت کی کہ توانائی، ٹرانسپورٹ کی لاگت اور رسدی قلت بہت سی ابھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں میں توقع سے زیادہ مہنگائی پر منتج ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ کمیٹی نے نوٹ کیا کہ درآمدی اشیا قومی سطح پر مہنگائی میں تقریباً ایک چوتھائی حصہ ڈال رہی ہیں۔

11۔ منظر نامے پر تبادلۂ خیال کے دوران زری پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت برائے م س 22ء کی پیش گوئی بغیر کسی تبدیلی کے 9 تا 11 فیصد رہی، تاہم نتیجہ متذکرہ شرح کی بالائی جانب رہنے کی توقع ہے۔ اس پیش گوئی میں مہنگائی کے حالیہ نتائج، اجناس کی عالمی قیمتوں کے رجحانات، انتظامی قیمتوں میں ردّوبدل اور کووڈ 19 کی اومیکرون نامی قسم کے متوقع اثرات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

مالی منڈیاں اور اور نقدِ محفوظ کا انتظام

12۔ کمیٹی کو زری پالیسی پر عملدر آمد کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ شبینہ بین البینک اوسط ریپو ریٹ 10.07 فیصد رہی جبکہ ہدفی پالیسی ریٹ 9.75 فیصد تھا۔ زری پالیسی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے بازارِ زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے ادخالات میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔ بازارِ زر کے سودوں کے واجب الادا حجم کی خالص اوسط 14 دسمبر 2021ء تا 11 جنوری 2022ء کے دوران 1.8 ٹریلین روپے رہی۔ زری پالیسی کمیٹی کی منظوری کے بعد اسٹیٹ بینک نے اسلامک بینکاری اداروں کے لیے

شریعت سے ہم آہنگ ایک اسٹینڈنگ سیلنگ فیسلٹی اور بازارِ زر کے سودے (ادخالات) متعارف کرائے۔ آغاز سے ہی اس سہولت کے تحت کُل 631 ارب روپے دستیاب تھے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ مستقبل قریب میں ان سہولتوں کے استعمال کی توقع ہے۔

13۔ مزید یہ نوٹ کیا گیا کہ 14 دسمبر 2021ء کو زری پالیسی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے پورے خطِ یافت میں ثانوی بازار کی یافتوں میں بالعموم گراوٹ آگئی ہے۔ یہ بھی نشاندہی کی گئی کہ زری پالیسی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ثانوی بازار کی طویل مدتی (ایک سال سے زائد) یافتیں اور بالخصوص نشانیہ شرحوں میں بڑی کمی آئی، جو 19 تا 51 بی پی ایس کے درمیان رہیں۔ بنیادی بازار میں نیلامی کی قطع شرحوں میں بھی اسی قسم کا رجحان نظر آیا۔

14۔ مزید یہ بتایا گیا کہ زری پالیسی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے مجموعی بنیاد پر ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 1.0 فیصد اضافہ ہوا۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

15۔ اسٹاف نے ماڈل میں استعمال ہونے والے کلیدی مفروضات پر کمیٹی کو آگاہ کیا۔ یہ وضاحت پیش کی گئی کہ م س 22ء کے لیے ابتدائی منظر نامے میں اوسط مہنگائی کی پیش گوئی کے ابتدائی نقطے کو تھوڑا سا بڑھا دیا گیا، جس کی وجہ دسمبر 2021ء میں توقع سے زائد مہنگائی تھی۔ تاہم م س 23ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے کو تھوڑا سا کم کر دیا گیا، جس کے اسباب مالیاتی سختی اور م س 22ء میں فنانس (ضمنی) ایکٹ کے نتیجے میں مجوزہ اضافی مالیاتی یکجائی کے اقدامات ہیں۔ مزید یہ کہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں متوقع کمی، موافق اساسی اثرات، اور زری سختی کے باعث تاخیری اثرات کی مدد سے بھی مہنگائی کے وسط مدتی منظر نامے میں کمی کی توقع ہے۔

16۔ کمیٹی نے ماڈل کی تجویز کردہ پالیسی ریٹ کی سمت پر بھی تبادلہ خیال کیا تاکہ وسط مدتی مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد کے اندر لایا جاسکے۔ اسٹاف نے نمو اور تیل کی عالمی قیمتوں کی بنیاد پر م س 22ء کے لیے متبادل مفروضوں پر مبنی منظر نامے کا تجزیہ بھی پیش کیا۔

اسٹیٹ بینک کے سروے برائے زری پالیسی کے نتائج

17۔ اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ جنوری 2021ء کی پہلی ششماہی میں اعتمادِ صارف سروے اور دسمبر 2021ء کی دوسری ششماہی میں اعتمادِ کاروبار سروے منعقد کرایا گیا۔ جس میں یہ نشاندہی کی گئی کہ سروے کی حالیہ لہر میں صارفین کا اعتماد مجموعی طور پر مستحکم رہا جبکہ اور کاروباری اداروں کے اعتماد میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔

18۔ یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ متعلقہ سرویز کی حالیہ لہروں میں مہنگائی کے حوالے سے صارفین کی توقعات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی جبکہ کاروباری اداروں کی توقعات میں بڑی کمی آئی۔ مہنگائی کے حوالے سے کاروباری اداروں کی توقعات بہتر بنانے میں آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی سے منسوب غیر یقینی میں کمی، رسدی زنجیر کے معاملات میں متوقع بہتری، شرح مبادلہ میں حالیہ رد و بدل، اور مالیاتی یکجائی کے حالیہ اور مجوزہ اقدامات کارفرما ہیں۔

19۔ بعد ازاں اسٹاف نے اسٹیٹ بینک کے علاوہ دوسرے اداروں کے 'دیگر فورکاسٹرز سروے' کے نتائج کے بارے میں آگاہ کیا۔ جس میں یہ نشاندہی کی گئی کہ موجودہ زری پالیسی اجلاس میں بیشتر فورکاسٹرز اور ماہرین اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں رکھتے۔

زری پالیسی پر غور وخوض اور فیصلے کا ووٹ

20۔ کمیٹی نے متفقہ طور پر پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

21۔ بعد ازاں کمیٹی نے زری پالیسی بیان کا مسودہ تیار کیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ برقرار رکھا جاتا ہے۔

زری پالیسی بیان– جنوری 2022ء کی منظوری دی جاتی ہے۔